

چپ ہو سووا کر شراب ہوا پتھر میں
جب محرم میں تو ماتم کے پڑتے گا گھر میں

اجرا اس نظم کا دیوبت کا حشر
ہو گی اس مرثیے کے سوز پہ قربان آتش

مرثیہ دیگر

سنے قاسم کو متحد کی لگا نہ کی نہ دی فرصت
بنی کو واسطے اسکے بنانے کی نہ دی فرصت
بنا یہ وہ جو اسے یار و لگن کی رات کا مارا
کسو کو اسکی شادی میں دہل دنت اور تقارا
چلا جب دان جہانے آؤ نہ پیغام وے نامہ
اجل لے لے یہ کیا دیکھ اسکو و وطن ساتھ ہنگامہ
کردن کیا ذکر اس نوشتہ کو گھر شادی کو آنے کا
وہ جھوٹا ہو کر لگا جو بیان شہرت پلانے کا
نہ تھی شادی بنی کے آل کی خانہ خرابی تھی
بجانے کس لیے اتنی اجل کو اضطراری تھی
جو ہمان آئے تھے اس بیاہ میں کھانیکو مہمانی
فلک فرج تک کی جگ میں انکی مرثیہ خوانی
لگی ہر غم سے اس شادی کی آگ اسطرح چھاتی کو
عجب شادی ہو جس میں غم نے شہ کر پیر براتی کو
براتی بزم میں بیٹھے تھے ساری راتے جاگے
طبق خون جگر کے تھے بھرے ہر ایک کے آگے
تہ آئے بازوہ ملعون تہدین زبانی سے
سوالو بوکے ابخر بیاہ کے دن کریم بانی سے
تہیں اس غم و طاقت روئیلی اب حشم گریا نہیں
خبر لینے براتی جو گیا نوشتہ کی میدان میں
جب آئے اتر با سب زیر تیغ و دشنہ و خنجر

سواے عقد سرسہرا بندھانے کی نہ دی فرصت
غرض اک آن گردش نے زانیکی نہ دی فرصت
پڑا جو دشت غرابت میں وطن سے ہو کے آوار
فلک نے جز سر و سینہ بجائے کی نہ دی فرصت
نشان اسقین بنے لگا وہ بھار کرب
کہ چلتے وقت چھاتی بھی لگانا نہیں
بغیر از زخم کیا مذکور بھلوان یار
کو کے حلق میں پانی جو انہکی نہ دی
جو آیا اسہیں مرثی کی اسے اپنے تہ
کہ دو لہا کو دو وطن کے بیاہ لائیکلی نہ دی
ٹریپ کی پیاس کے مات دیاجی سے
بدھاوا ایک دم شادی میں گانیکلی نہ دی
جلاشے جس طرح کوئی دینے کے بیج بانی کو
بغیر از زخم تن تک مسکرائیکلی نہ دی فرصت
گلو نہیں اپنے اپنے خون سے سوہے گئے ہاکے
سوا سکی بھی ستم کشیوں نے کھانیکلی نہ دی فرصت
نہ پھیرا کافروں نے منہ کو ابخر تیغ بوانی سے
منڈھے کے نیچے نوشتہ کو نہ نائیکلی نہ دی فرصت
جگر کے ٹکڑے پانچواں کی جگہ کر کے ہن داما نہیں
اجل سے اسکو وائے گھر تک آئیکلی نہ دی فرصت
جھکے تہ ظالمان نوشتہ پہ شمشیر و سپرے

کیا باد صفت تنہائی کے یہ بھی اسطرح اُن پر	کہ انہن سے کسی کو اتنا اٹھائی نئی فرصت
گرا پھر چار سو سے لشکر آتش پر شام کا سارا	نہ سو جھاپنے لڑ مرنے سوا اسکو بھی کچھ پارا
نمان ابرق نے آکر تیر ایسا سینے میں مارا	کہ اسکو ایک ذرہ تلملانے کی نئی فرصت
تو کیا کشت اسطرح نوشتہ کوزیر گنبد گردان	سروئے آگے سر اسکا چلے نیرہ پہلے دونان
بڑھیں ان اشرو نیر سو صین جنکے نہ تھا پالان	دو لہن تک پہنچ عمل کے ہٹا نیکی نئی فرصت
یسا وہ لے چلے وہ نگوئے حال کو سن کے	جگر آتش سے غم کی سینہ بوجھا دیل بھٹکے
کالین میٹھ کر کا شاہجے گرا پون میں اُنکے	بھٹا پیشیوں سے اتنے ٹھہر جائیگی نئی فرصت
غرض اس شادی کے غم نے جگر آفاق کا بھونا	کر دن مذکور خلعت کا جو تہہ کے ہوا لم دونان
گئے لے ذرہ ذرہ گوشت نیر دن سے وہ ملعونا	کفن بھی اسکی میت کو بھٹائیگی نئی فرصت
بیرات اور بیاہ ہو تو دیکھتے ہیں ناکس و کس میں	یہی دو لہن دو لہن ہکو نظر آئے نہ رنگر میں
رہی منہ دیکھنے کی آرزو دونوں کو آپس میں	قتلے آرسی مصحف دکھائیگی نئی فرصت
آرے شادی کہ جسکی نقل سن آفاق میں ہر سو	گریبان چاک آہ ہر مرد ہر زن کی پریشان ہو
سنا سو دا اب یہ مرثیہ جن کی تو پھر اسکو	کہ جو غم نے خوشی سے دل لگائیگی نئی فرصت

مرثیہ

لگا وطن سے جو ہونے روان حسین غریب	پیام دم تھا سوسے دوستان حسین غریب
ملو تو مل لو کوئی دم ہی ان حسین غریب	پھر اسکے بعد گدھر تم کہان حسین غریب
گم دتے آئے یہ سنتے ہی سوزناک پیام	اکا بران مدینہ با اضطراب تمام
ہوے جو داخل مجالس لگایہ کرتے کلام	انہنوں کے ساتھ باہ و وفغان حسین غریب
تقین میں اسلئے ملنے کو اپنے بلوایا	کہ یہ سفر سفر آخرت نظر آیا
گیا جو وان کو پھر اسکا نشان نہ کچھ پایا	چلا ہے تم سے ہو خصلت جہان حسین غریب
بہنوں سے تم میں یہ بندہ ہی راضی و خرسند	کیسے حق میں جو اس سے ہوا اپنی دست و بلند
کرے معان اسکا سُن بنی کی ہے سو گند	کہ جسکی آل زوایے مومنان حسین غریب
کتو کا دین جو بچھڑ سیکو یاد آدے	یہ دوستی رکھو کہ اسوقت جسکو بتلائے
نسا نخواستہ گردن ہے اپنی لہجہ دے	کسو کے قرض سے بارگراں حسین غریب